خالد شبیر احمد

حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ کی یاد میں

سازِ دل پہ تھا تیرے سوزِ دروں سحاب   خود آگہی نے بخشا تجھے درد و اضطراب
شدت جنوں کی تیرے قلم کی تھی آبرو   ہر حرف تیرا شوکتِ اسلام کا تھا باب
تقریر تیری آبشارِ جذب و کیف تھی   تحریر تیری شوکتِ جنوں کی اک کتاب
تیرا قدم قدم نیا اک عہد آفریں   لاؤں کہاں سے ڈھونڈ کے تیرا کوئی جواب
تیرے ارادے بے بدل اور عزم پر شکوہ   مجنوں جنوں کی وادی میں تھا تیرا ہمرکاب
تو گلشنِ احرار کی بہارِ جاوداں   روشن تیرے وجود سے جہانِ انقلاب
تیرا شباب سطوتِ اسلام کا امیں   تیری کہولت ۔ عظمتِ اسلام کا شباب
لہجے میں تیرے میرِ شریعتؒ کا طمطراق   بہتا ہو علوم درخشاں کا تو چناب
تیری جدائی پر ہوا ہر شخص اشکبار   رحلت پہ تیری سرنگوں، مہتاب و آفتاب
لاریب تیرے دم سے ہے روشن ضمیر شوق   پیتے ہیں تیری یاد کی ہر دم شرابِ ناب
رقصاں تیرے لبوں پہ تھی لفظوں کی چاندنی   ڈھلتے تھے کیا بہار میں نغموں کے سب سراب
نقشِ قدم پہ تیرے رکھا میں نے ہر قدم   ہر دم ہے میرے سامنے تیرا جنوں نصاب
محسنؒ سا اب ملے گا مجھے راہبر کہاں   وہ بے مثال شخص تھا عالم میں انتخاب
نقشِ جمیل تیرا میری جاں پہ عکس ریز   جیسے کہ جوئے آب پر ہو چاند محوِ خواب
شاہد تو نشانِ عظمتِ انساں تھا دوستو!   اور آبروئے گلشن و سرو و سمن گلاب
احرار کے جنوں کا تھا، تو شہپرِ شعور   کاوش سے تیری شہرِ تمنا کی آب و تاب
رحلت پہ تیری غمزدہ گو دل گرفتہ ہیں   نوچیں گے پھر بھی چہرۂ ظلمت سے ہم نقاب
یہ عہد تیری روح سے کرتے ہیں برملا   جھپٹے گا ظلم و کفر پہ احرار کا عقاب

بنتا ہے جس کے فیض سے ہر مرد، مردِ حُر
خالد کو ہے نگاہِ بخاریؒ سے انتساب

۲۸ نومبر ۱۹۹۹ء دفتر احرار لاہور